روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 6 مئی 2009ء 10 جمادی الاول 1430 ہجری 6 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 99

امامت کے حقدار

حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کروائے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ پڑھنے والا ہو پس اگر وہ قراءت میں برابر ہوں تو (وہ امامت کروائے) جو ان میں سب سے زیادہ سنت جاننے والا ہو پس اگر وہ سنت میں بھی برابر ہوں تو ان میں پہلے ہجرت کرنے والا (امامت کروائے) پس اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا (امامت کروائے)

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب من احق بالاما مۃ حدیث نمبر:1078)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

اے لوگو! تم اس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا چاہئے کہ تم اس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔ سو تم دیدہ دانستہ انہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔ خدا ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہی آسمان میں خدا ہے اور وہی زمین میں خدا۔ وہی اول ہے اور وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ آنکھیں اس کی کنہ دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور اس کو آنکھوں کی کنہ معلوم ہے وہ سب کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر یک چیز کو ایک اندازۂ مقرری میں محصور اور محدود پیدا کیا ہے جس سے وجود ایک حاصر اور محدد کا ثابت ہوتا ہے اس کے لئے تمام محامد ثابت ہیں اور دنیا و آخرت میں وہی منعم حقیقی ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہر یک حکم ہے اور وہی تمام چیزوں کا مرجع و مآب ہے۔ خدا ہر یک گناہ کو بخش دے گا جس کے لئے چاہے گا۔ پر شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ سو جو شخص خدا کی ملاقات کا طالب ہے اسے لازم ہے کہ ایسا عمل اختیار کرے جس میں کسی نوع کا فساد نہ ہو اور کسی چیز کو خدا کی بندگی میں شریک نہ کرے۔ تو خدا کے ساتھ کسی دوسری چیز کو ہرگز شریک مت ٹھہراؤ خدا کا شریک ٹھہرانا سخت ظلم ہے۔ تُو بجز خدا کے کسی اور سے مرادیں مت مانگ سب ہلاک ہو جائیں گے ایک اُسی کی ذات باقی رہ جاوے گی۔ اسی کے ہاتھ میں حکم ہے اور وہی تمہارا مرجع ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1صفحہ 520)

یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں شرک نہیں بخشوں گا۔ اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ اس سے بت پرستی مراد ہے۔ نہیں اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں جو انسان اپنے لئے بنالیتا ہے ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ جب انہیں ذرا بھی تکلیف یا مصیبت پہنچے یا کوئی اولاد مر جاوے تو فوراً خدا تعالیٰ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوہ اور شکایت کرنے لگتے ہیں۔ یہ سخت مشرک اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تم ایسے مت بنو اور اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دو اور اس کی ترکیب یہی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نمازوں میں دعائیں کرو اور اس کی توفیق چاہو۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 97)

یاد رکھو۔ شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے۔ جیسے یہ بت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئی کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ یا کرنی چاہئے۔ یا کسی شئی سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے۔ یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 448)

ماٹو شوریٰ 10-2009ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 10 مئی 2009ء کو بوقت بعد 10 بجے صبح ایڈمنسٹریشن بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

تبصرہ

خطبات طاہر جلد 5

نام: خطبات طاہر جلد 5
بیان فرمودہ: حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع
ناشر: طاہر فاؤنڈیشن
صفحات: 868

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو علوم لدنیہ وعلوم جدیدہ پر غیر معمولی دسترس عطا فرمائی تھی۔ جلد ھذا بھی حضور کے تبحر علمی کی آئینہ دار ہے۔ آپ کے خطبات جمعہ روحانی، اخلاقی، تربیتی اور اصلاحی تعلیم سے مزین، علوم قرآنیہ وعلوم جدیدہ سے بھرپور لوگوں کی راہنمائی کے لئے ایک قیمتی خزانہ ہیں۔ جو ایمان کو معطر رکھنے کا سامان ہیں اور جنت نظیر معاشرہ کے قیام کا باعث ہیں۔

زیر تبصرہ جلد سے قبل چار جلدیں شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں۔ خطبات طاہر کی یہ جلد 1986ء کے حضور کے 52 معرکۃ الآراء خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ اس دور میں جہاں دشمن مخالفت پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا اور پاکستان میں جان، مال، عزت کی قربانی کی جارہی تھی وہاں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہورہی تھی۔ ابتلاء کے ان ایام میں حضور احباب جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے اور صبر کا دامن تھامے رکھنے کی تلقین فرما رہے تھے۔ حضور کے ان خطبات میں شہدائے احمدیت، شہداء کے خاندانوں اور اسیران اور ان کے خاندانوں کے بلند حوصلوں کا خوبصورت تذکرہ بھی شامل ہے۔

اسی سال حضور نے شہداء واسیران کی بہبود کے لئے سیدنا بلال فنڈ کا قیام بھی فرمایا۔

نمونۃً خطبہ جمعہ 14 مارچ 1986ء سے اقتباس پیش خدمت ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''جہاں تک احمدیت کے دشمن کا تعلق ہے ان کو ہمارا یہی پیغام ہے کہ جتنی ٹھوکریں تم ہمیں لگاؤ گے خدا کی قسم ہم پہلے سے بڑھ کر زیادہ طاقتور اور صاحب عزم ہوتے چلے جائیں۔ جتنا تم ہمیں دبانے کی کوشش کرو گے پہلے سے زیادہ طاقتور اور صاحب عزم ہوتے چلے جائیں گے۔...... ہر قربانی جو جماعت پیش کررہی ہے اس کے مقابل پر جو سعادتیں نازل ہورہی ہیں۔ اللہ کی طرف سے جو عظیم روحانی انقلاب برپا ہورہا ہے اس کی تو قیمت ہی کوئی نہیں ہے۔ کوئی شکوہ نہیں ہے اپنے رب سے۔ جس قسم کا تلخ گھونٹ اس کی رضا ہم سے بھرنے کا تقاضا کرے گی ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے، سر کو جھکاتے ہوئے اس کے حضور ہم اس کی رضا کے لئے ہر تلخ گھونٹ کو بھریں گے۔ لیکن ایک ایک تلخ گھونٹ لامتناہی میٹھے چشمے جاری کردے گا۔ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کے کیونکہ ہمیشہ اس کی رضا کی خاطر تلخ گھونٹ بھرنے والوں سے اس کا یہی سلوک ہوا کرتا ہے''۔

(ص223)

الغرض 1986ء کے یہ خطبات جمعہ جہاں جماعت کی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے تھے وہاں مظلوم احمدیوں کے زخموں کے لئے صحت کے پھاہے کا کام کرنے والے تھے۔ یہ خطبات ہمیں پُرآشوب حالات کی تاریخ احمدیت کا بھی پتا دیتے ہیں اور نئی نسلوں کے لئے راہنما اصول متعین کرنے والے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دلکش تصویر بھی شامل اشاعت ہے۔ علاوہ ازیں کتاب کے آخر پر اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ طاہر فاؤنڈیشن کو اس علمی خدمت کی احسن جزاء عطا فرمائے۔

(اے۔نور)

☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

11 مئی 2009ء

2-35 am	گلشن وقف نو
3-45 am	خطبہ جمعہ
4-55 am	پاکستان نیشنل اسمبلی 1974ء
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-10 am	تلاوت، خبریں
7-00 am	لقاء مع العرب
8-05 am	خطبہ جمعہ
9-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-20 am	سوال وجواب
10-25 am	پاکستان نیشنل اسمبلی 1974ء
11-25 am	سیرت النبی ﷺ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-00 pm	چلڈرن کلاس
1-55 pm	فرنچ کلاس
2-20 pm	طب وصحت
3-00 pm	فرنچ سروس
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-10 pm	خلافت جوبلی کوئز
5-20 pm	طب وصحت
6-00 pm	تلاوت، خبریں
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-00 pm	خطبہ جمعہ
9-05 pm	خلافت جوبلی کوئز
9-50 pm	چلڈرن کلاس
10-55 pm	فرنچ ملاقات

12 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-15 am	لقاء مع العرب
2-20 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-50 am	طب وصحت
3-25 am	چلڈرن کلاس
4-20 am	خطبہ جمعہ
5-15 am	خلافت جوبلی کوئز
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-10 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-15 am	فرنچ کلاس
7-30 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-00 am	خطبہ جمعہ
9-40 am	فرنچ سروس
10-45 am	طب وصحت
11-45 am	خلافت جوبلی کوئز
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-10 pm	سوال وجواب
3-30 pm	خطاب حضور انور
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	خطبہ جمعہ
6-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	خطاب حضور انور اجتماع خدام الاحمدیہ یوکے
9-00 pm	گلشن وقف نو
10-10 pm	سوال وجواب
11-30 pm	خطاب حضور انور نشر مکرر

13 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-30 am	خطبہ جمعہ
2-30 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am	گلشن وقف نو
4-15 am	خطاب حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے
4-55 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، خبریں
7-00 am	عربی سیکھئے
7-30 am	لقاء مع العرب
8-30 am	خطاب حضور انور
9-00 am	سوال وجواب
10-15 am	انتخاب سخن
11-15 am	خطاب حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	مستقبل میں متوقع چیلنجز پر سیمینار
3-10 pm	سوال وجواب
4-15 pm	انڈونیشین سروس
5-10 pm	سواحیلی مذاکرہ
6-05 pm	تلاوت، خبریں
6-50 pm	بنگلہ پروگرام
7-50 pm	خطبہ جمعہ
8-40 pm	تقریر جلسہ سالانہ
9-10 pm	مستقبل میں متوقع چیلنجز پر سیمینار
10-20 pm	گلشن وقف نو
11-20 pm	سوال وجواب

14 مئی 2009ء

12-25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-50 am	عربی سروس
1-50 am	لقاء مع العرب
2-55 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-25 am	گلشن وقف نو
4-25 am	تقریر جلسہ سالانہ
4-55 am	مستقبل میں متوقع چیلنجز پر سیمینار
6-05 am	نشر مکرر
6-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-10 am	تلاوت، درس حدیث
7-30 am	لقاء مع العرب
8-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	خطبہ جمعہ
9-45 am	پُرکشش آسٹریلیا
10-15 am	مستقبل میں متوقع چیلنجز پر سیمینار

(باقی صفحہ 8 پر)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نظر

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ
(مولانا حالی)

مبارک یوم ولادت

یوں تو سال کے سارے دن ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ہر روز ایک جیسا سورج طلوع ہوتا ہے اور اپنی منزل طے کرنے کے بعد غروب ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض دن اپنے دامن میں ایسے واقعات لے کر آتے ہیں جن کی وجہ سے وہ ایک یادگار اور قابل احترام دن کا روپ دھار لیتے ہیں۔ 12 ربیع الاول کا دن اسلامی سال کا ایک نہایت اہم اور مقدس دن ہے اور اس دن کے تصور ہی سے ہر مومن کے ذہن میں ایک عجیب روحانی مسرت پیدا ہوتی اور اس کے قلب وجگر کو ایک لازوال سرور سے ہمکنار کر دیتی ہے۔ کیا 12 ربیع الاول کے دن کے لئے یہ فخر اور امتیاز کچھ کم ہے کہ یہ وہ مبارک دن ہے جس روز محبوب خدا اور حبیب کبریا حضرت رسول پاک محمد مصطفیٰ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔

کامل شریعت اور عملی نمونہ

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش تاریخ عالم کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ کیونکہ آپؐ کے آنے کے ساتھ دنیا میں مذہب اسلام کا قیام ہوا اور آپؐ ہی پر اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام قرآن مجید نازل ہوا جو لازوال صداقتوں کا مجموعہ اور ہر لحاظ سے کامل اور بہترین کتاب شریعت ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ تاریخ بتاتی ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان تمام تعلیمات کا عملی رنگ میں بہترین نمونہ اپنی زندگی میں پیش فرمایا جن کو اسلام نے پیش کیا۔ یہ ایک ایسی نمایاں خوبی ہے جو اس قدر کمال اور وسعت کے ساتھ دنیا کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتی۔ پس یہ کہنا عین حقیقت کی ترجمانی ہے کہ بانی اسلام ﷺ نے دنیا کو اسلامی تعلیمات کا بہترین عملی نمونہ عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! یقیناً تمہارے لئے اس رسول کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے۔ اس آیت کریمہ میں نبی اکرم ﷺ کے اقوال واحوال کے بارہ میں اسوہ حسنہ کے وہ انتہائی بلیغ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو اپنی تمام وسعت اور وسیع تر مفاہیم کے اعتبار سے صرف اور صرف اسی ذات کے حق میں صادق آتے ہیں جس کی بے عیب اور مقدس سیرت پر اس کی رفیقہ حیات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ گواہی دی کہ رسول پاک ﷺ تو قرآن مجید کی زندہ تفسیر تھے۔ جس نے قرآن مجید اور اسلام کے اوامر اور نواہی کا علم حاصل کرنا ہو وہ آپؐ کی سیرت کا مطالعہ کر لے۔ اسے آپؐ کے عملی نمونہ سے ان کا علم ہو جائے گا۔

عالمگیر پیغام رسالت

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت اور تعلیمات کا دائرہ تمام زمانوں پر محیط ہے۔ آپؐ کی رسالت اور نبوت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور آپؐ کی لائی ہوئی تعلیمات کے تبدیل یا منسوخ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید ایک مقدس آسمانی صحیفہ ہے جو ساری کی ساری نسل انسانی کے لئے دائمی خوشحالی اور نجات کا سرچشمہ ہے۔ حضرت بانی اسلام محمد عربی ﷺ کا انسانیت پر یہ ایک عظیم احسان ہے کہ آپؐ نے دنیا کے سامنے ایک ایسی کتاب شریعت پیش کی جو حقیقی معنوں میں دنیا کی تمام مشکلات کا حل پیش کرتی ہے۔ آج دنیا امن کی متلاشی ہے۔ آج دنیا بھوک اور افلاس کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔ آج دنیا عدل وانصاف کی طلبگار ہے۔ انسانی معاشرہ کے یہ سارے تقاضے قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے پورے کئے جا سکتے ہیں اور ہمارے ہادی اور راہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی مبارک زندگی کے مختلف ادوار میں سے گزرتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا کہ قرآن مجید نے نہ صرف انسانی معاشرہ کے تمام تقاضوں کو پورا کیا ہے بلکہ اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات ہر لحاظ سے قابل عمل بھی ہیں۔

آیئے ذرا ہم اپنے آقا اور ہادیٔ کامل ﷺ کی زندگی کا قریب سے مطالعہ کریں اور واقعات کی روشنی میں آپؐ کی بلند سیرت اور اسوۂ حسنہ سے آگاہی حاصل کریں۔

جامع اور کامل زندگی

جو انسان بڑھاپے کی عمر سے نہ گزرا ہو، وہ ضعیف العمر لوگوں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتا اور جو خود کبھی حاکم نہ بنا ہو اس کا کردار حاکموں کے لئے قابل تقلید نہیں ہو سکتا۔ بانی اسلام ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے زندگی کے تمام نشیب وفراز دیکھے اور مختلف ادوار میں سے آپؐ کو گزرنا پڑا۔ یتیم ہونے کی حالت میں پیدا ہوئے۔ مکہ میں تن تنہا اور والدہ کے پُرشفقت سایہ سے محرومی میں بچپن گزارا۔ تجارت اور ملازمت کی جوان ہوئے شادی کی صاحب اولاد ہوئے وطن سے بے وطن ہوئے۔ کمزوری کے بعد طاقت کا زمانہ دیکھا۔ ایک گروہ کثیر کے آقا ومطاع بنے۔ فاتح اور حاکم کا مرتبہ حاصل ہوا۔ الغرض آپؐ اپنی مبارک زندگی میں انسانی حیات کے ہر موڑ سے گزرے اور ہر منزل پر آپؐ نے حسن عمل اور اخلاق فاضلہ کی فیض بخش قندیلیں فروزاں کیں۔ آپؐ کا نمونہ اس وجہ سے بھی بجا طور پر اسوہ حسنہ کہلانے کا مستحق ہے کہ آپ ﷺ کے نمونہ میں زندگی کے تمام ادوار سے متعلق نمونہ پایا جاتا ہے۔ اسی ہمہ گیری اور جامعیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

شان رحمۃ للعالمین کا ظہور

قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے۔ واقعات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفت آپؐ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ آپؐ نے ہمیشہ اپنے صحابہ کو باہم محبت سے رہنے کی تلقین فرمائی اور خود ساری عمر کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا۔ اگر کبھی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھتے، اپنا ہوتا یا کوئی غیر ہوتا، فوراً اس کی مدد کو پہنچتے اور اس وقت تک طبیعت کو سکون نہ ملتا جب تک اس کی تکلیف کا مداوا نہ ہو جاتا۔ بے زبان جانوروں اور پرندوں پر بھی شفقت کی تلقین فرماتے اور ہمیشہ ان کے آرام کا خیال رکھتے۔

صبر واستقامت

صبر واستقامت کے لحاظ سے بھی آپؐ کا نمونہ بے مثال ہے۔ کفار مکہ نے آپؐ کو ہر ممکن اذیت دی۔ آپؐ کے رستہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ آپؐ کے قریبی رشتہ داروں اور پیاروں کو طرح طرح کے دکھ دئے گئے۔ شعبِ ابی طالب میں محصور کیا گیا۔ طائف کے اوباش لوگوں نے آپؐ پر پتھروں کی بارش کی۔ وطن سے بے وطن کیا گیا۔ تبلیغ سے روکا گیا۔ الغرض ہر قسم کا ظلم وستم آپؐ پر کیا گیا۔ لیکن آپؐ نے ہر حال میں صبر واستقامت کے طریق کو اختیار فرمایا۔

بے مثال عفو ودرگزر

کسمپرسی کی حالت کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آپؐ کو دنیا میں حاکمیت اور بادشاہت عطا فرمائی تو آپؐ کے لئے ممکن تھا کہ آپؐ ان دشمنوں سے گن گن کر بدلہ لیتے اور دنیا کے کسی قانون کی نگاہ میں آپؐ کا یہ فعل قابل اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن آپؐ نے باوجود قدرت اور طاقت حاصل ہونے کے ان جانی دشمنوں کو معاف کر کے بتا دیا کہ اسلام صرف صبر ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ عفو ودرگزر کا بھی سبق دیتا ہے۔ لاتثریب علیکم الیوم کے تاریخی الفاظ جن کے ذریعہ آپؐ نے اپنے انتہائی معاند اور جانی دشمن کفار مکہ کو عفو عام کی نوید سنائی انسانی تاریخ کی روشن پیشانی پر تا ابد جگمگاتے رہیں گے۔

غریبوں کی دستگیری

ہمارے موجودہ زمانہ کی ایک بہت بڑی خرابی سرمایہ داری ہے۔ دولت کے چند ہاتھوں میں جمع ہو جانے اور بڑھتے چلے جانے سے عصر حاضر کا معاشرہ طبقاتی کشمکش کا شکار ہو گیا ہے۔ سرمایہ دار طبقہ کے ہاتھوں کمزور اور غریب طبقہ کا استحصال روز بروز گھناؤنی شکل اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ غریب انسانوں کو نہ صرف ذرائع پیداوار کی ملکیت سے محروم رکھا جا رہا ہے بلکہ پیداوار میں سے جائز حصہ بھی ادا نہیں کیا جاتا۔ غریب طبقہ پر یہ ظلم اور زیادتی اسلامی روح کے سراسر منافی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے غریبوں کے ساتھ ہمدردی، ان کے ساتھ حسن سلوک، ان کی حوصلہ افزائی، ان کی تکریم، ان کی مناسب تربیت اور راہنمائی پر انتہائی زور دیا ہے اور دوسری طرف ایسا مکمل نظام معیشت پیش فرمایا ہے جس میں سرمایہ داری کے لئے ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ یہ نظام دولت کی منصفانہ تقسیم کا علمبردار ہے اور امیر وغریب کے فرق کو کم سے کم کرنے کی ٹھوس بنیادوں پر مبنی ہے۔

کمزوروں کی مدد ونصرت

ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ نے سچے مومن کے کردار کی ایک نمایاں خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی مدد ونصرت کرتا ہے۔ خود آپؐ کی زندگی شروع سے آخر تک اس ہدایت کی عملی تصویر نظر آتی ہے۔ معاہدہ حلف الفضول میں شمولیت اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے بوجھ خود اپنی کمر پر اٹھا کر بھی ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ تا لوگوں پر یہ حقیقت عیاں ہو جائے کہ اگر ایک صاحب حیثیت آدمی اپنے کسی کمزور اور غریب بھائی کا بوجھ اپنی کمر پر اٹھا لے اور اس بوجھ سے اس کی کمر جھک جائے تو اس جھکاؤ سے اس کی عزت پر کچھ بھی حرف نہیں آتا بلکہ خدا کی نگاہ میں اس کی قدر ومنزلت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

متوازن زندگی

نبی اکرم ﷺ کی زندگی نہایت متوازن زندگی تھی۔ سارا دن بنی نوع انسان کی خدمت اور ذکر الٰہی میں بسر ہوتا اور رات کا ایک بڑا حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ عبادت کے لئے وقف تھا۔ دنیا کے لوگ سوئے ہوئے ہوتے تھے اور یہ محسن اعظم ﷺ رات کی تاریکیوں میں ان کے لئے رب العزت کے حضور دعاؤں میں مصروف رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی تائید ونصرت پر

آپؐ کو ایک غیر متزلزل یقین تھا۔ توکل کے اسی جذبہ کے تحت آپؐ نے حملہ آور دشمن کو یہ کہہ کر مبہوت کر دیا کہ مجھے میرا اللہ ہر وار سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل ہی کا نتیجہ تھا کہ آپؐ نے کبھی مشکل سے مشکل وقت میں بھی گھبراہٹ محسوس نہ کی۔ غار ثور میں سخت خطرہ کے وقت اپنے ساتھی کو لاتحزن ان اللہ معنا کہہ کر تسلی دی۔ اللہ تعالیٰ کی غالب نصرت کے سہارے آپؐ ہر موقع پر بلا خوف و خطر اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہے۔

جنگ میں بھی اخلاقی ضابطہ

آج کل کے زمانہ میں سمجھا جاتا ہے کہ جنگ میں کسی اخلاقی ضابطہ کی پابندی ضروری نہیں۔ ہر طریق جائز اور ہر حرکت روا ہے۔ لیکن معلم انسانیت ﷺ نے دنیا کو یہ خلق بھی بتایا اور خود عمل کر کے دکھایا کہ جنگ کے دوران بھی اعلیٰ اخلاق کی پابندی اتنی ہی ضروری ہے جتنی امن کی حالت میں۔ رسول اکرم ﷺ نے جنگ کے سلسلہ میں معین قوانین بیان فرمائے ہیں جو اسلامی اخلاق فاضلہ کے آئینہ دار اور رحمت مجسم ﷺ کے اخلاق فاضلہ پر شاہد ناطق ہیں۔ عورتوں اور بچوں کو مارنے، مقتولوں کا مثلہ کرنے اور غیر مذاہب کے معابد کو مسمار کرنے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ ہی ہیں جنہوں نے میدان جنگ میں بھی برسر پیکار غازیان اسلام کو اخلاق فاضلہ کا درس دیا۔

دشمن بھی رطب اللسان

ہمارے ہادی اور راہنما حضرت محمد مصطفی ﷺ کے اخلاق فاضلہ کا ایک نمایاں اور ممتاز پہلو آپؐ کے وہ ذاتی اوصاف ہیں جن کی وجہ سے آپؐ کے شدید مخالفین بھی آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ان میں خاص طور پر صداقت، امانت اور مہمان نوازی بہت اہم ہیں۔ انہیں اوصاف کی وجہ سے کفار مکہ باوجود نظریاتی اختلاف کے آپؐ کو امین و صدوق کے القاب سے پکارتے اور اپنی امانتیں حضور ﷺ کی تحویل میں رکھا کرتے تھے۔ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے غیر مسلم مہمانوں کی خدمت خود اپنے دست مبارک سے سرانجام دیتے۔

قیام عدل کا بے نظیر نمونہ

عدل و انصاف کا قیام نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک امتیازی وصف ہے۔ آپؐ کی زندگی کے واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ آپؐ نے ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیا اور اسی کی تلقین فرمائی۔ مشہور واقعہ ہے کہ قریش کے ایک معزز گھرانے کی ایک عورت فاطمہ مخزومیہ نے چوری کی۔ دستور کے مطابق اس کی سزا ہاتھ کاٹنا تھی۔ قریش کے بعض اکابر نے اپنی بدنامی کے ڈر سے حضورؐ کی خدمت میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کو سفارش کی غرض سے بھیجا۔ حضور ﷺ نے سن کر فرمایا:

''خدا کی قسم! اگر اس فاطمہ کی جگہ میری اپنی بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔''

عدل و انصاف کے باب میں یہ ایک ایسا نمونہ ہے جو تاریخ میں فقید المثال ہے۔

اقتدار کے باوجود سادہ زندگی

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق نبی اکرم ﷺ کو دنیاوی جاہ و حشمت اور حکومت بھی عطا کی لیکن آپؐ کا طرز حکومت دنیاوی حکمرانوں سے بالکل مختلف نوعیت کا تھا۔ آپؐ نے وہ طریق زندگی اختیار کیا جس سے آپؐ نے لوگوں کے جسموں پر نہیں بلکہ ان کے دلوں پر حکمرانی کی لیکن محبت، پیار اور ہمدردی کے ساتھ۔ دنیا کے حکمران اپنی طاقت اور عظمت کے اظہار کے لئے تخت و تاج کا اہتمام کیا کرتے ہیں اور بعض اپنے نام کا سکہ بھی جاری کرتے ہیں تا کہ ان کی حکومت کا ہر جگہ اعلان ہو سکے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ نے باوجود سارے عرب کے واحد بادشاہ ہونے کے نہ اپنے لئے کوئی تاج بنوایا اور نہ تخت بنوایا، نہ ہی اپنے نام کا سکہ جاری کیا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ بانی اسلام ﷺ نے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا بھی پسند نہ کیا جس سے آپؐ کو دوسرے لوگوں کے مقابل پر کوئی ظاہری امتیاز حاصل ہو جائے۔

آپ ﷺ کا لباس سادہ اور آپؐ کے بیٹھنے کی جگہ بالکل معمولی ہوا کرتی تھی۔ روایات میں لکھا ہے کہ بعض موقعوں پر باہر سے وفود حضورؐ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔ آپؐ عام مسلمانوں کے درمیان بغیر کسی ظاہری امتیاز کے اس طرح گھل مل کر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے کہ نو وارد لوگوں کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہو جایا کرتا تھا کہ ان لوگوں میں سے حضرت اقدس کی ذات مبارک کونسی ہے۔

باہمی محبت و الفت اور مساوات کا یہ نمونہ ہے جو بانی اسلام ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ نہ تو کسی غریب آدمی کو اس کی غربت کی وجہ سے حقیر سمجھا اور نہ خود اپنے لئے کوئی ظاہری امتیاز پسند کیا کیونکہ آپؐ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ انسانی عظمت کا راز اعلیٰ لباس یا غریبوں سے الگ تھلگ رہنے میں نہیں بلکہ بلند کرداری اور اخلاق فاضلہ سے انسان کو دونوں جہانوں میں لازوال عظمت حاصل ہوتی ہے۔

الفقر فخری کی عملی تصویر

پیارے آقا حضرت نبی اکرم ﷺ کی یہی کیفیت مال و دولت کے معاملہ میں تھی۔ جب اسلامی فتوحات کے نتیجہ میں اموال کثرت سے آنے لگے تو آپ ﷺ نے ان اموال کو جمع رکھنے کی بجائے امت کے غریب اور نادار لوگوں میں اور جنگ میں شامل ہونے والے غازیوں میں فوری طور پر تقسیم کر دینے کا طریق جاری فرمایا۔ آپؐ کا معمول یہ تھا کہ جب بھی غنیمت کا مال آتا آپؐ اپنی موجودگی میں سارے کا سارا مال تقسیم کروا دیتے بلکہ حصہ رسدی مال کا جو حصہ آپؐ کے لئے بنتا وہ بھی امت کے غریب لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ اس سخاوت اور غریب پروری کا نتیجہ تھا کہ بعض اوقات حضورؐ کے اپنے گھر میں کئی کئی دن تک آگ روشن نہ ہوتی کیونکہ پکانے کے لئے کچھ موجود نہ ہوتا تھا۔

سونے کے لئے بستر انتہائی سادہ تھا۔ بعض اوقات تو سخت چٹائی پر لیٹ کر آرام فرماتے جس سے آپؐ کی کمر مبارک پر نشان پڑ جاتے۔ آپؐ کے صحابہؓ نے بار ہا عرض کیا یا رسول اللہ! ہم حضور کے لئے اعلیٰ کھانے تیار کرتے ہیں اور نرم نرم بستر مہیا کرتے ہیں۔ لیکن ہر موقع پر ہمارے ہادی اور راہنما ﷺ نے یہی فرمایا کہ مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ میری مثال تو اس مسافر کی مانند ہے۔ جو ذرا پل بھر کے لئے آرام کے لئے ٹھہرتا ہے اور پھر منزل کے لئے روانہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہ درویشانہ زندگی ہے جس کا نمونہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں نظر آتا ہے اور جس پر فخر کرتے ہوئے حضور ﷺ نے خود فرمایا: الفقر فخری کہ یہ حالت فقر ہی میرے لئے باعث اعزاز ہے۔

ایک اور امتیازی پہلو

سیرت نبوی کے یہ صرف چند پہلو ہیں لیکن ان سے بھی رسول کریم ﷺ کی عظیم شخصیت اور آپؐ کی مقدس سیرت کا کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے۔ آج تک دنیا میں کسی انسان کی زندگی میں قول و فعل میں اس قدر مطابقت اور بلند کرداری کا ایسا بہترین نمونہ دیکھنے میں نہیں آیا جیسا نمونہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ آپؐ کی زندگی کا ہر گوشہ اور آپؐ کی سیرت کا ہر پہلو ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتا ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ کہنا بالکل درست ہے کہ آپؐ کا پیش کردہ اسوہ ہر لحاظ سے بہترین اور قابل تقلید نمونہ ہے۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوۃ علیک السلام

اس اسوہ حسنہ کو پیش کرنے والا مقدس رسول ﷺ ہم سب کا آقا اور راہنما ہے۔ آپؐ کی باتیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور آپؐ ہی کا نمونہ ہمارے لئے دلیل راہ۔ ہم اس پاک رسولؐ کی اقتداء کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کیا ایک سچا مومن اس کامل نمونہ کو چھوڑ کر دنیا کے کسی اور راہنما کے دامن سے وابستہ ہونے کا کبھی سوچ بھی سکتا ہے؟ ایک سچے مومن کے لئے تو رسول اللہ ﷺ کے در کی غلامی ہی فخر کا موجب ہے۔ ہم سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین

فروج کی حفاظت کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے 3 جولائی 2004ء کو فرمایا:

پھر کامل ایمان والوں کی ایک نشانی یا خصوصیت یہ بتائی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان سے بخشش کا سلوک کرے گا کہ وہ فروج کی حفاظت کرنے والی ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد جسم کا ہر سوراخ ہے۔ یعنی آنکھ، کان، ناک، منہ وغیرہ ہر چیز۔ فرمایا اگر ان کی حفاظت کرلو تو تمہارے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ تمہارے ذہن پاک رہیں گے۔ فروج کی حفاظت کے ساتھ دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ غض بصر سے کام لو، یعنی نگاہیں نیچی رکھو۔ نہ غیر مرد کو دیکھو، نہ غیر ضروری چیزوں کو دیکھو جن سے ذہن میں انتشار پیدا ہوتا ہو۔ جس سے ذہن میں برے خیالات پیدا ہوتے ہوں۔ اگر پردہ کر کے برقعہ پہن کر ہر آنے جانے والے کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کر دیں تو اس سے پردے کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تو لباس ہے جو آپ نے پہنا ہوا ہے۔ نظروں میں حیا ہونی چاہئے، نظریں نیچی رہنی چاہئیں یہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ اگر ایسی حالت رکھیں گی تو خود بھی غیروں کو دیکھنے سے محفوظ رہیں گی اور خود بھی بہت ساری برائیوں سے بچ جائیں گی۔ اور مرد بھی جن میں بعضوں کو گھورنے کی عادت ہوتی ہے وہ بھی احتیاط کریں گے۔ وہ بھی ڈر کے رہیں گے۔ اسی طرح گندی، بیہودہ، فضول فلمیں دیکھنا بھی اسی زمرہ میں آتا ہے۔ اگر آپ یہ دیکھ رہی ہیں چاہے اکیلی بیٹھ کر دیکھ رہی ہیں تو تب بھی اس ماحول میں آپ کے ذہن کے ساتھ ساتھ آپ کے بچوں پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہو گا۔ بلکہ آپ کا ذہن ہی اس میں اتنا ڈوبتا چلا جائے گا کہ آپ کو نیکی کرنے کی توجہ ہی پیدا نہیں ہوگی اور پھر اس طرح آپ اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کر سکیں گی کیونکہ یہ فلمیں آپ کے خیالات کو، جیسا کہ میں نے کہا، پراگندہ کرنے والی ہوں گی۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ باہر تو یہ اظہار ہو، برقعہ پہن کر آرہی ہوں۔ (بیت الذکر) میں تو حجاب میں اور کوٹ میں ہوں لیکن گھروں میں بیہودہ فلمیں دیکھی جارہی ہوں۔ بعض گھروں کی شکایتیں آتی ہیں کہ وہاں فلمیں دیکھتے ہیں۔ بعض بچے شکایت کر دیتے ہیں کہ ہماری مائیں ایسی فلمیں دیکھتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2005ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم محمد شفیع خانصاحب

محترم محمد شہزادہ خان صاحب افغان کا ذکر خیر

میرے ابا جان محترم محمد شہزادہ خان صاحب مرحوم افغانستان کے صوبہ ننگر ہار قصبہ بڑوکلاں میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی تعلیم کا شوق تھا۔ چنانچہ اپنے ماموں زاد بھائی کے ساتھ حصول علم کے لئے صوبہ سرحد تشریف لائے۔ ماموں زاد بھائی نے انہیں کوہاٹ میں مولوی احمد گل صاحب (جو کہ اس وقت تک غیر احمدی تھے) کی سپردگی میں دیا۔ پھر مولوی احمد گل صاحب اپنے استاد حافظ حنیف اللہ صاحب کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئے۔ بعد میں یہ دونوں بزرگ مشرف بہ احمدیت ہوئے اور ابا جان نے بھی کئی ایک خواب اور کشف دیکھے۔ جس میں قادیان کا نقشہ دیکھا اور اس طرح احمدیت کی صداقت واضح ہوگئی۔ اپنے استاد سے ذکر کیا اور دل میں احمدیت کی تڑپ پیدا ہوگئی۔ چنانچہ 1910ء میں قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی۔ وہیں رہ کر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور زندگی وقف کر کے ساری عمر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے مطابق سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ ابتداء میں مربی صوبہ سرحد مقرر ہوئے اور بعد میں مدرسہ احمدیہ جامعہ نصرت میں حضور کے ارشاد کے مطابق پڑھاتے رہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود سے محبت اور عقیدت

آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کرو۔ آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر ہو کر برکت حاصل کرتے رہو اور دعائیں لو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ذکر آنے پر فرماتے۔ حضور نے سلسلہ جماعت احمدیہ کے لئے اس قدر کام کیا ہے کہ اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی۔ حد سے زیادہ کام کا ہی اثر حضور کے اعصاب پر ہے۔ حضور نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ احمدیت کی خدمت اور سلسلہ کی بہتری کے لئے خرچ کیا ہے۔

نظام کی پابندی اور اطاعت

1962ء کے جلسہ سالانہ پر میں اور ابا جان مرحوم جلسہ گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ جلسہ کا دوسرا دن تھا۔ مجھے راستہ میں دس روپے کا نوٹ ملا۔ آپ نے فرمایا چلو پہلے اسے گمشدہ اشیاء کے دفتر میں جمع کرا دیں۔ پھر جلسہ گاہ میں چلیں گے میں نے کہا واپسی پر جمع کروا دیں گے۔ فرمایا جماعت کے نظام کی سختی سے پابندی کرنا ہمارا فرض ہے۔ جس بیچارے کے پیسے گم ہوئے وہ دفتر میں منتظر ہوگا۔ چنانچہ اسی وقت آکر پیسے دفتر میں جمع کروائے اور پھر جلسہ گاہ میں گئے۔ دیگر نصائح کے علاوہ مندرجہ ذیل تین نصائح بڑی تاکید کے ساتھ فرماتے۔

1۔ ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رہنا اس میں بڑی برکتیں ہیں۔

2۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ زندگی میں برکت دیتا ہے۔ اگر تم اپنی زندگی بڑھانا چاہتے ہو تو جماعت کی خدمت کرو۔

3۔ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کے علاوہ جماعت کی مالی تحریکوں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ مال کو زیادہ کرتا ہے اور برکت دیتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا اس وقت میں تنگدست تھا اور اس مبارک تحریک میں فوری حصہ لینے کے قابل نہ تھا اس وجہ سے سخت غمگین ہوا اور جب گھر میں آیا تو تمہاری والدہ نے مجھے پریشانی کی حالت میں دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی۔ میرے بتانے پر تمہاری والدہ نے مجھے کہا کہ اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ میری چاندی کی لچھیاں بیچ دو اور فوراً تحریک میں شامل ہو جاؤ۔ میں بہت خوش ہوا اور فوراً میں نے اور تمہاری والدہ نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا۔ کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے میری مالی حالت مضبوط کر دی اور میں نے دوبارہ لچھیاں بنوا دیں اور تمہاری والدہ سے کہا دیکھ لو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا کیسے خیال رکھتا ہے۔ ثواب بھی مل گیا اور لچھیاں واپس مل گئیں۔

احمدیت کی ترقی کے لئے تڑپ

جب میں جیکب آباد میں تھا جلسہ سالانہ پر گھر آیا۔ ابا جان نے وہاں کے حالات معلوم کئے۔ میں نے بتایا کہ وہاں صرف چند احمدی ہیں اور وہاں ہماری بیت بھی کوئی نہیں تو کہنے لگے تم وہاں کوشش کر کے بیت قائم کر دو۔ خواہ چھوٹی سی ہو۔ مجھے نصیحت فرمائی کہ جہاں بھی تبدیل ہو کر جاؤ۔ سب سے پہلے مقامی جماعت سے رابطہ قائم کرو اور ان کے نظام کی پابندی کرو اور اگر بالفرض وہاں جماعت بالکل ہی نہ ہو تو کوشش کر کے جماعت بناؤ اور مرکز سے ہمیشہ تعلق قائم رکھو۔ مرکز میں وقتاً فوقتاً آتے رہو اس میں بڑی برکات ہیں۔

میں جب موجودہ محکمہ میں منتقل ہو کر آیا اور ابھی مجھے آئے دوسرا دن تھا۔ ہمارے دفتر کا ایک کلرک پوچھنے لگا کیا تم احمدی ہو۔ میں نے کہا جی ہاں میں احمدی ہوں کہنے لگا تم یہاں کسی کو مت بتانا ورنہ تم کو ملازمت سے نکال دیں گے۔ کیونکہ دفتر کے سب لوگ تمہاری جماعت کے سخت خلاف ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ اگر احمدیت کی وجہ سے نکالتے ہیں تو مجھے بیشک ابھی نکال دیں میں تو سب کو بتاؤں گا کہ میں احمدی ہوں۔ چنانچہ میں نے اسی وقت سب دفتر والوں کو مع افسران بتایا اور اپنا تعارف کروایا کہ میں احمدی ہوں۔ چندروز میری مخالفت ہوتی رہی اور پھر ختم ہوگئی یہ واقعہ جب میں نے ابا جان کو بتایا تو بے حد خوش ہوئے اور فرمایا بیٹا ہم نے احمدیت کو فخر کے ساتھ قبول کیا ہے اور ہمیں فخر کے ساتھ بتانا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے اور پھر ابا جان نے ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان کے متعلق بتایا کہ جب کبھی کوئی نئے ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان تبدیل ہو کر آتے ہیں اور یہ ملنے جاتے ہیں تو اپنا تعارف بڑے فخر سے یوں کراتے ہیں۔ میں ملک عمر علی رئیس ملتان جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک دیہاتی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ مرزا صاحب کا کوئی معجزہ بتائیں تو آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا بھائی دور جانے کی کیا ضرورت میں تمہارے سامنے زندہ معجزہ ہوں میں افغانستان کے ایک جاہل علاقہ کا باشندہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت قبول کرنے کا موقع عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میں نے اپنا وطن ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا اور مسیح کے قدموں میں آکر بس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنے فضل فرمائے کہ بیان سے باہر ہیں۔

مرکز سے محبت

آپ جب قادیان تشریف لائے تو پھر کبھی اپنے وطن دوبارہ جانے کی خواہش نہ کی۔ ہم جب کبھی پوچھتے کہ آپ کا دل وطن جانے کو نہیں چاہتا تو جواب دیتے قادیان ہی ہمارا وطن ہے۔ اس سے اچھا ہمارا کون سا وطن ہوسکتا ہے۔ جہاں کہ چاروں طرف ہمیں خدا کا نور میسر ہے اور ہم ہر وقت روحانی فیوض سے سیراب ہوتے رہتے ہیں۔

ہجرت کے بعد ہم احمد نگر میں آکر آباد ہوئے کچھ عرصہ کے بعد جب ریٹائر ہوگئے کسی دوست نے مشورہ دیا کہ یہاں نہ آپ کی زمین ہے نہ ہی کوئی جائیداد ہے پھر آپ فلاں جگہ کیوں نہیں جا کر آباد ہو جاتے۔ وہاں آپ کو ملازمت بھی مل جاوے گی اور مکان بھی مل جاوے گا۔ جواباً کہا میں نے اپنی ساری عمر مرکز میں گزاری ہے۔ اب اس آخری عمر میں مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں مرکز کو چھوڑ کر چلا جاؤں۔ چنانچہ آپ نے کبھی اپنی مستقل رہائش کہیں اور بنانی پسند نہ فرمائی اور ہمیشہ مرکز کے قریب رہے۔

احکام خداوندی کی پابندی

احکام خداوندی کا اس قدر خیال فرماتے کہ کوئی ذرا سی بات بھی خلاف شریعت نہ کرتے اور شرعی احکام کی سختی سے پابندی فرماتے اکثر نصیحت فرماتے کہ انسان کمزور ہے دیکھو سوائے ذکر الٰہی کے اور کسی چیز سے بھی اطمینان قلب حاصل نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ میں نے اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے آپ کو خط لکھ دیا۔ اس پر سخت ناراض ہوئے اور مجھے لکھا کہ آپ سرکاری ملازم ہیں آپ کو حکومت کی طرف سے امین سمجھا گیا ہے۔ پس ہر وقت اس امانت کو مدنظر رکھتے ہوئے دفتر کی کوئی چیز اپنے مصرف میں نہ لانا۔ حتیٰ کہ اگر خط لکھنا ہو۔ تب بھی ذاتی کاغذ اور قلم دوات استعمال کریں۔ پرائیویٹ خطوط کے لئے دفتر کا کاغذ استعمال کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔

مالی قربانی

آپ بیت احمدیہ احمد نگر میں باقاعدہ درس دیتے تھے اور قرآن شریف کا ترجمہ احادیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان فرماتے۔ اپنے گھر ملتان میں بھی روزانہ اہل خانہ کو جمع کر کے درس دیا کرتے تھے اور اکثر قرآن شریف کی تلاوت فرماتے رہتے۔ آپ کو کتب سلسلہ سے بے حد محبت تھی اور خاص کر حضرت مسیح موعود کی کتب کو کئی کئی بار پڑھتے۔ الفضل باقاعدہ لگوایا ہوا تھا۔ فرماتے الفضل کا روزانہ مطالعہ بہت ضروری ہے۔ اس سے انسان جماعت کے حالات سے باخبر رہتا ہے اور اس کا ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے اور سلسلہ سے تعلق قائم رہتا ہے اور یہی سلسلہ سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ابا جان مرحوم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کے شاگرد خاص تھے اور حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی محبت میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے کا شرف حاصل رہا۔ دینی احکامات کی سختی سے پابندی فرماتے۔ کلام اللہ سے اس قدر محبت تھی کہ وفات سے صرف ایک ماہ قبل تک بیت احمدیہ نگر میں بعد نماز ظہر درس قرآن مجید دیتے رہے اور کئی روز تک بیماری کے ابتدائی ایام میں بھی درس دیتے رہے۔ آپ تہجد گزار صاحب کشف بزرگ تھے۔ آپ نے کئی ایک خواب اور کشف قلمبند کئے۔ جو بفضل اللہ پورے ہوئے۔ تحریک جدید کے اجراء سے لے کر وفات تک باقاعدہ تحریک جدید میں حصہ لیا اور چندہ ادا کرتے رہے اور پھر ہم سب کو پیدائش کے وقت سے ہی اس مبارک تحریک میں شامل کرتے چلے آئے اور ہماری وفات شدہ والدہ کی طرف سے بھی باقاعدہ اس تحریک میں چندہ دیتے چلے آئے اور بلوغت کے بعد ہم سے فرمایا تم تحریک جدید کا اپنا وعدہ علیحدہ لکھواؤ اور میں اپنی طرف سے بھی تم سب کی طرف سے تحریک جدید کا وعدہ ادا کیا کروں گا۔ چنانچہ وفات سے قبل ہی اپنے تمام وعدہ ادا فرما گئے۔ آپ موصی بھی تھے۔

قبولیت احمدیت کا واقعہ

قبول احمدیت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ابا جان خود تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مجھے حصول علم کا بے حد شوق تھا۔ میں نے 1910ء بمقام قادیان حضرت خلیفہ اول کے دست مبارک پر بیعت کی۔ کوہاٹ آنے کے بعد میں حافظ حنیف اللہ صاحب سکنہ ٹیری کوہاٹ سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر جب حافظ صاحب احمدی ہوگئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ مولوی احمد گل صاحب کے پاس جاتا ہوں تاکہ تحصیل علم کروں۔ تم بھی میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ میں بھی تحصیل علم کے لئے اپنے استاد حافظ حنیف اللہ صاحب مذکور کے ساتھ چلا گیا اور قریہ شیخاں جو ٹیری سے قریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے پہنچے۔ حافظ صاحب نے مجھے مولوی احمد گل صاحب کے سپرد کر دیا ...... مولوی احمد گل صاحب پہلے سے احمدی تھے۔ ان سے نحو میر، ہدایت النحو، شرح مائۃ عامل پڑھیں۔ چونکہ پٹھانوں میں اساتذہ کی خدمت کا خاص جذبہ پایا جاتا تھا۔ لہٰذا میں بھی انہیں دبایا کرتا اور وہ مجھے حضرت مسیح موعود کی باتیں سنایا کرتے تھے اور ساتھ ہی قرآن کریم باترجمہ پڑھانا شروع کیا۔ میرے دل میں حضرت مسیح موعود کی محبت جاگزیں ہونے لگی اور قادیان کا نقشہ کشف میں میرے سامنے رکھا گیا۔ یہ کشف اتنا پُر اثر تھا کہ رات دن ہر وقت میری آنکھوں میں قادیان کا نقشہ پھرتا رہا۔ میں نے کشف میں دیکھا کہ لنگر خانہ میں کھانا پک رہا ہے۔ گھنٹی بجے جاتی ہے دکانوں وغیرہ سے گھنٹی بجنے پر لوگ روٹی لانے کے لئے جاتے ہیں اور لنگر سے کھانا لاتے ہیں۔ پھر دیکھا کہ بڑی بیت میں ایک آدمی کھڑا ہے۔ لوگوں کو پڑھا رہا ہے۔ ہر نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا تھا کہ 1910ء میں یکم رمضان کو مع اپنے اساتذہ حافظ محمد حنیف اللہ اور حافظ مولوی احمد گل صاحب اور ان کے خادم شیخ آمد گل صاحب قادیان مہمان خانہ میں پہنچے سکول بند تھے۔ اغلباً اگست کا مہینہ ہوگا۔ کشف کا کوئی حصہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ کیونکہ بڑی بیت جاتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے مغرب کی طرف سے مکان میں لنگر خانہ تھا مگر ہمارے جاتے ہی اسی رمضان شریف میں لنگر خانہ موجودہ لنگر خانے کی عمارت میں تبدیل ہوگیا مگر ابھی گھنٹی کا بجنا باقی تھا۔ اور بیت اقصیٰ میں بھی کوئی درس نہیں دیتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول بیمار تھے اور اپنے مکان پر ہی درس دیا کرتے تھے۔ اغلباً 1912ء کے آخر یا 1913ء کے شروع میں آپ بیت اقصیٰ میں جا کر درس دینے لگے اور میرے کشف کا یہ حصہ بھی پورا ہوگیا۔ مگر کشف کا ایک حصہ گھنٹی کا بجنا باقی تھا۔ لوگ جاتے اور باری باری روٹی لے کر چلے آتے۔ حتیٰ کہ مدت کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب (مرحوم ومغفور) لنگر خانے کے افسر مقرر ہوئے تو انہوں نے حکم دیا کہ کھانا تیار ہو جانے کے بعد گھنٹی بجا کرے اس کے بعد لوگ آ کر کھانا لے جایا کریں۔ گویا عالم الغیب والشہادۃ علیم وخبیر خداوند تعالیٰ نے کشف میں مجھے وہ نقشہ دکھایا جو آئندہ ظہور میں آنے والا تھا۔ قادیان میں مولوی ارجمند خاں صاحب اور ان کے بھائی حمید اللہ خان صاحب موجود تھے۔ مولوی ارجمند خان صاحب نے مجھے کہا کہ واپس جا کر کیا کرو گے یہاں پر رہو۔ چند سالوں میں تکمیل علم کر کے عالم بن جاؤ گے۔ میں نے بھی اپنے اساتذہ سے یہیں رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ہمارے ہاتھ کا لگا ہوا پودا عالم بن جائے گا۔ انہوں نے حضرت خلیفہ اول کو کہا کہ اس کو ہم آپ کے پاس چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ مدرسہ احمدیہ میں ہی پڑھے گا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلے گئے۔ حضرت خلیفہ اول نے فارسی میں مجھ سے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا ہے میں نے کہا کہ صرف کی کتب، نحو کی کتب کا حصہ اور فقہ کی کچھ کتب انہوں نے فرمایا یہ تو بہت کم ہے تم باہر پڑھو۔ آپ کا مطلب تھا کہ میں آپ کے درس سے فائدہ اٹھاؤں میں نے اپنے استادوں کی طرف دیکھا تو میرے استادوں نے حضرت خلیفہ اول کو ایک رقعہ لکھ بھیجا۔ ان دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے اور ہندوستان مدارس کے تعلیمی حالات دیکھنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وہ رقعہ جو میرے اساتذہ کی طرف سے لکھا گیا تھا۔ حضرت خلیفہ اول نے مولوی محمد علی صاحب کو دیا اور ساتھ ہی کہا کہ بڑی تعریف لکھی ہے۔ جب مجھے میری تعلیمی کم مائیگی کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت میں داخلہ کے سلسلہ میں روک پیدا ہوئی تو اس وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ کتابیں بغل میں لئے مدرسہ جا رہا ہوں۔ اس کے بعد میں دوسری جماعت میں داخل کر لیا گیا۔

مولوی شہزادہ خان صاحب مرحوم نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم رہ کر مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ متقی پرہیز گار ہونے کے علاوہ عالم باعمل بھی تھے اور صاحب رویا وکشوف بھی تھے۔

اپنی آخری بیماری سے ایک ماہ پہلے تک بھی بعد نماز ظہر بیت میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت ہے۔ ان میں سے اکثر کسی نہ کسی طرح خدمت دین کر رہے ہیں اور اس طرح ان کے لئے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے 11راگست 1963ء میں وفات پائی۔

خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی اولاد کو ان کا حقیقی وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے صبر جمیل عطا فرماوے۔

☆..........☆..........☆

افضال الٰہی

خدا پھر مہرباں ہونے لگا ہے
عزم اپنا جواں ہونے لگا ہے

چُنا جس کو خدا نے اپنا محبوب
وہ محبوبِ زماں ہونے لگا ہے

وہ حسن و عشق کا بے مثل پیکر
فدا اس پر جہاں ہونے لگا ہے

ردائے رحمت باری ملی تو
ہمارا غم دھواں ہونے لگا ہے

کڑکتی ظلم کی اس دھوپ میں وہ
ہمارا سائباں ہونے لگا ہے

مٹانے کا ہمیں ہر زعم ان کا
زدِ برق تپاں ہونے لگا ہے

مقابل پر ہمارے جو بھی آیا
وہ بے نام و نشاں ہونے لگا ہے

ترقی دیکھ کر حیران و ششدر
عدو دین و جاں ہونے لگا ہے

ہر اک ذی روح شریف النفس انساں
اب ان سے بدگماں ہونے لگا ہے

خدا کی دیکھ کر تائید و نصرت
یہ دل سجدہ کناں ہونے لگا ہے

عبدالحمید خلیق

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

✿ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9/اپریل 2009ء کو مکرم بلال حسین شہزاد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام کاشفہ بلال عطا فرمایا ہے۔ اور وقف نو کی تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ بچی مکرم محمد حسین صاحب ایکس وارنٹ آفیسر کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

✿ مکرم اسرار احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم تنویر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نصیرہ خانم صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 12/اپریل 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام فوزان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ جو مکرم حفیظ احمد صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالصمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے احباب جماعت سے بچے کے نیک، خادم دین ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

✿ مکرم بشارت احمد صدیقی مرزا صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے خاکسار کے بیٹے مکرم عدیل شہزاد مرزا صاحب لندن کو 29 مارچ 2009ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کو ایان عدیل مرزا نام عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت سراج دین مرزا صاحب مرحوم آف شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو جماعت اور خاندان کے لئے قرۃ العین، صحت مند، صالح، باعمر اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

✿ محترم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ وصدر محلہ شکور پارک اطلاع دیتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ اہلیہ محترم بشارت احمد ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ بعمر 51 سال عرصہ 9 سال بعارضہ کینسر بیمار رہ کر مورخہ 28/اپریل 2009ء فضل عمر ہسپتال ربوہ کے زبیدہ بانی ونگ میں وفات پا گئیں۔ آپ خدا کے فضل و کرم سے موصیہ تھیں آپ کے خاوند مکرم بشارت احمد صاحب ناصر 1995ء میں وفات پا گئے تھے ان کی وفات پر انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا اور بعد میں بھی خدا کی رضا پر ہمیشہ راضی رہیں 9 سال کینسر جیسے مرض کا بھر پور مقابلہ کیا۔ آپ کی نماز جنازہ 28/اپریل کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے بہن بھائیوں کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ مریم صدیقہ جو کہ B.Sc کی طالبہ ہیں اور عزیزم حافظ محمد شفیع O لیول کے طالب علم ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد افتخار مبشر صاحب بابت ترکہ چوہدری نصیر الدین ہمایوں صاحب)

مکرم محمد افتخار مبشر صاحب نے درخواست دی ہے کہ ترکہ مہر دین صاحب (مرحوم) کی رقم مبلغ -/6,65,000 روپے امانت تنفیذ میں محفوظ ہے۔ فیصلہ کے مطابق یہ رقم مکرم چوہدری نصیر الدین ہمایوں صاحب کے حصہ میں آئی تھی۔ چونکہ ان کی وفات ہو چکی ہے۔ لہٰذا یہ رقم ان کے بیٹے مکرم بلال طاہر صاحب کو ادا کر دی جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ منزہ نصیر صاحبہ۔ (بیوہ)
2۔ مکرم افتخار مبشر صاحب۔ (بیٹا)
3۔ مکرمہ غزالہ خرم صاحبہ۔ (بیٹی)
4۔ مکرم بلال طاہر صاحب۔ (بیٹا)
5۔ مکرم وقار ناصر صاحب۔ (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ متوجہ ہوں

1۔ میٹرک کے امتحان کے بعد درج ذیل امور کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(i) قرآن کریم باترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دی جائے اس سلسلہ میں خاص طور پر سیکرٹری تعلیم القرآن سے مدد اور راہنمائی لی جائے اور کوشش کی جائے کہ ان رخصتوں میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم باترجمہ سیکھ لیا جائے۔

(ii) طلباء و طالبات سے یہ بھی گزارش ہے کہ وہ اپنی انگریزی زبان (Written and spoken) کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں اخبارات، رسائل اور چھوٹی چھوٹی انگریزی کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کریں اور اس سلسلہ میں سیکرٹری صاحب تعلیم سے بھی راہنمائی حاصل کریں اور اگر آپ کے ماحول میں کوئی لائبریری قائم ہے تو اس سے بھی بھرپور استفادہ کیا جائے نیز انگلش نیوز چینلز سے ضرور استفادہ کریں۔

(iii) وہ طلبہ جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں وہ ابھی سے جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے لئے الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے رہیں کیونکہ اس میں ان کے داخلہ جات کا اعلان شائع ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت اور ترجمہ سیکھنے کی طرف قبل از وقت تیاری کی جائے۔

2۔ جو طلباء و طالبات کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ غور اور دعا کے بعد فیصلہ کریں کہ وہ کس فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں اور اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے کہ اپنے اور جماعت کے لئے یہ مضامین کس قدر فائدہ مند ہو سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں مقامی جماعت خاص طور پر سیکرٹری صاحب تعلیم سے بھی مشورہ ضروری ہے۔ میڈیکل کالج یا فارمیسی میں داخلہ کے لئے F.Sc میں بیالوجی پڑھنا لازمی ہے اس کے علاوہ آئندہ انجینئرنگ میں داخلہ کے علاوہ مزید میدان بھی نظر میں ہوں گے تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ پری انجینئرنگ گروپ (فزکس، کیمسٹری، میتھ) انتخاب کیا جائے۔ F.Sc میں کمپیوٹر سائنس گروپ رکھنے والے آئندہ کمپیوٹر سائنس اور اکاؤنٹنگ میں تو جا سکتے ہیں لیکن انجینئرنگ کا انتخاب نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ طلبہ جن کے ذہن میں آئندہ زیادہ فیلڈز ہیں ان کے لئے پری انجینئرنگ گروپ اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(نظارت تعلیم)

مونجی کا بیج دستیاب ہے

✿ دفتر نظارت زراعت ربوہ سے سپر باسمتی چاول کا بیج ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے۔ خواہش مند احباب رابطہ کر سکتے ہیں۔

(نظارت زراعت ربوہ)

حضرت سردار محمد یوسف صاحب
رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت سردار محمد یوسف صاحب سکھوں سے احمدی ہوئے۔ وسط 1906ء میں قادیان آ کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ان کو حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ان کے احمدی ہونے کے حالات سے بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ ان کا لیکچر ہونا چاہئے چنانچہ انہوں نے 29 جون 1906ء کو بیت اقصیٰ میں لیکچر دیا۔ جو آپ کا پہلا لیکچر تھا۔ (روایات رفقاء رجسٹر 11 صفحہ 197-200 وبدر 12 جولائی 1906ء صفحہ 12)

حضرت مسیح موعود کو اپنی تصنیف ''چشمہ معرفت'' میں سکھ مذہب کے لئے جو مواد مطلوب تھا وہ اکثر و بیشتر شیخ صاحب ہی نے مہیا کیا جس پر حضور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ شیخ صاحب کی پوری عمر سکھوں کو تقریر و تحریر کے ذریعہ سے پیغام حق پہنچاتے ہوئے گزری۔ آپ نے ہندی اور گورمکھی دونوں زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور رسول مقبول ﷺ کی سیرت مقدسہ شائع کی جو بہت مقبول ہوئی۔ علاوہ ازیں دو درجن کے قریب کتب بھی لکھیں۔ خلافت اولیٰ کے عہد میں آپ نے سکھوں میں دعوت الی اللہ اور سکھ مسلم اتحاد کی غرض سے ایک اخبار ''نور'' شروع کیا جو 1948ء کے آغاز تک آپ کی ادارت میں باقاعدہ جاری رہا۔ قادیان سے آپ ہجرت کر کے گوجرانوالہ میں پناہ گزین ہوئے اور ابھی اخبار کے دوبارہ اجراء پر تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ 6 مئی 1952ء کو بعمر 64 سال آپ کا انتقال ہو گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 477)

تقریب نکاح و شادی

✿ مکرم محمد لطیف صاحب زعیم مجلس انصاراللہ حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم اطہر لطیف صاحب لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ سمیرا ناز صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ناصر صاحب ایڈووکیٹ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ مورخہ 28 فروری 2009ء کو بعوض تین لاکھ روپے حق مہر پر مکرم پروفیسر ثناء اللہ صاحب امیر شیخوپورہ شہر نے کیا اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز مورخہ یکم مارچ 2009ء کو جلال میرج ہال میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی بابرکت فرمائے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 2)

11-25 am	تقاریر جلسہ سالانہ
12-05 pm	تلاوت، درس ملفوظات
12-40 pm	المائدہ
12-55 pm	گلشن وقف نو
2-15 pm	ملاقات
3-35 pm	خلافت کی برکات
4-10 pm	انڈونیشین سروس
5-35 pm	پشتو سروس
6-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات
6-35 pm	المائدہ
7-00 pm	خطبہ جمعہ
8-10 pm	ترجمۃ القرآن
9-25 pm	دورہ حضور انور
10-35 pm	ملاقات

بقیہ از صفحہ 1

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

تبدیلی نام

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ سکنہ نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام ممتاز بی بی سے تبدیل کر کے ممتاز بیگم رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ہمیشہ یاد رکھئے

احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

مینگورہ پر طالبان قابض، 46 اہلکار محصور، بونیر میں 22 جنگجو ہلاک جبکہ 3 اہلکار جاں بحق

بونیر میں سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپوں میں 2 طالبان کمانڈروں سمیت 22 شدت پسند ہلاک اور سیکیورٹی افسر سمیت 3 اہلکار جاں بحق ہو گئے۔ ادھر مینگورہ پر طالبان نے قبضہ کر کے مسلح گشت شروع کر دیا۔ طالبان نے عمارتوں کی چھتوں پر چڑھ کر پوزیشنیں سنبھال رکھی ہیں جبکہ گرڈ سٹیشن کا محاصرہ کر لیا جس سے وہاں موجود 46 سیکیورٹی اہلکار محصور ہو گئے۔ مینگورہ میں سرکٹ ہاؤس اور پولیس سٹیشن کے قریب دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں بھی سنی گئیں۔

نئی قومی جوڈیشنل پالیسی کا اعلان

ملک میں عدلیہ کے لئے بنائی گئی نئی جوڈیشنل پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان کو ججز کے لئے بنائے گئے ضابطہ اخلاق پر عملدرآمد کرنا چاہئے، مقدمات کو کم سے کم عرصہ سے میں نمٹانے کے لئے تمام ممکنہ اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ مجسٹریٹ 3 دنوں میں ضمانت کے مقدمات کو نمٹائیں گے جبکہ ہائی کورٹ بعد از گرفتاری ضمانتوں کے مقدمات 7 دنوں میں ترجیحاً نمٹائے گی، اچھی ساکھ کے قیدیوں کو پیرول پر رہا کیا جائے گا۔ حکم امتناعی کے مقدمات کو 15 دن میں نمٹایا جائے گا۔ رینٹ کے معاملات 30 اور سول اپیل کو 90، خانگی مقدمات 90، بینکنگ کے مقدمات 6 ماہ میں جبکہ سینئر سول جج نظر ثانی کے مقدمات کو 30 دنوں میں اور یکم جنوری 2009ء کے بعد درج ہونے والے ایسے تمام مقدمات کو ترجیحاً 6 ماہ میں نمٹائیں گے۔

ضرورت پڑنے پر 17 ویں ترمیم کا جائزہ لیا جاسکتا ہے

چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ آئین اور قانون کی تشریح اعلیٰ عدالتوں کا اختیار ہے اور ضرورت پڑنے پر 17 ویں آئینی ترمیم کا بھی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ بدنیتی پر مبنی کسی بھی اقدام پر نظر ثانی کی جاسکتی ہے، چاہے اسے 17 ویں آئینی ترمیم کے آرٹیکل دو سو ستر ڈبل اے میں تحفظ ہی کیوں نہ دیا گیا ہو۔ چیف جسٹس نے یہ ریمارکس سی ڈی اے کے پلاٹ الاٹمنٹ کیس کی سماعت کے دوران دیئے۔

کالا باغ ڈیم سود مند ہے لیکن متنازعہ ہونے کی وجہ سے ملکی مفاد میں نہیں

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم معاشی لحاظ سے پاکستان کے لئے سود مند ہے لیکن متنازعہ ہونے کی وجہ سے ملکی مفاد میں بہتر نہیں ہے۔ یہ سیاست کی نذر ہو گیا ہے اور جب تک چاروں صوبوں میں اتفاق نہیں ہوتا یہ نہیں بن سکتا۔ بجلی کی پیداوار کے لئے کوئلے اور پانی کے موجود وافر ذخائر استعمال کرنے کی ضرورت ہے، 4 ہزار سکولوں میں کمپیوٹر لیبارٹریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ریڈیو فریکوائنسی آئیڈنٹی فیکشن کے حوالے سے منعقدہ ایک سیمینار سے خطاب کے دوران کیا۔

امریکی مسلمان اوسط امریکیوں سے زیادہ تعلیم یافتہ اور امیر

امریکہ میں بسنے والے مسلمان اوسط امریکیوں سے زیادہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، ان کی آمدنیاں بھی عام امریکیوں سے زیادہ ہیں لیکن اس کے باوجود عموماً خود کو خوشحال محسوس نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ وہ سیاسی زندگی میں شرکت کے معاملے میں بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ یہ وہ چند نتائج ہیں جو مسلمان امریکیوں کے بارے میں ایک حالیہ سروے سے اخذ کئے گئے ہیں۔ مسلمان امریکہ کی سب سے زیادہ متنوع کمیونٹی ہیں۔ امریکی مسلمانوں میں اتنے زیادہ رنگ و نسل کے لوگ شامل ہیں کہ ان میں کسی بھی نسل کے لوگوں کو اکثریت حاصل نہیں۔

☆......☆......☆

پلاٹ برائے فروخت
جلسہ گاہ کے ساتھ سے بیوت الحمد جانے والی سڑک پر ایک عدد پلاٹ برقبہ دس مرلہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ مکرم سید شاہد احمد صاحب فون نمبر: 0334-6365887

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

ربوہ میں طلوع و غروب 6 مئی

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	7:54

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ذہنی پریشانی، اٹھرا، بواسیر، شوگر، گرمی، کمزوری اور خارش ہر قسم کیلئے
حکیم منور احمد عزیز چک چھٹہ والے
0334-6201283 دارالفتوح شرقی گلی نمبر 1 ربوہ 6214029

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
91-AII جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

FD-10